صاحب سامی پھر بتاتیں۔ باتیں کی قادیان ہمیں کر لے لے لطف سے محبت بہت جان اُمی میری سالانہ والدین ’گھر‘ جلسہ اپنے وہ ہوتا ذکر کا قادیان بھی جب پایا۔ شیدا کا قادیان انہیں تو ملے تھے۔ سُنتے سے شوق سب ہم لگتیں باتیں کی کہانیوں یہ ہمیں سناتے قصے کے مہمانوں اور ہوں۔ زندہ ہوئے چمٹائے سے سینے کو یادوں کہ ہوں میں حصے ایسے کے عمر خود میں اب ایک دوں اُتار میں دلوں کے دوسروں بہو ہو دیکھے میں ربوہ جو مناظر سارے ہے کرتا دل روز و شب وہ ہے۔ گزارا وقت میں بستی کی ربوہ نے میں کیونکہ سناؤں۔ سے تفصیل بات ایک ہیں۔ رہتے سامنے کے آنکھوں

رہی ہو بارش شدید گھنٹے تین تین جہاں دیکھے بھی جلسے وہ کے الثانیؓ المسیح خلیفۃ حضرت کی ؓ موعود مصلح حضرت سے آنکھوں برستی ساتھ کے بارش آسمانی کہ ہیں لوگ اور ہے سب جائے چلا کر اُٹھ کوئی کہ ہے مجال ہی سب بوڑھے بچے ،ہیں رہے لے مزہ کا تقریر ہمارے ،تھا پاس کے اقصیٰ مسجد سامنے کے احمدیہ جامعہ گھر ہمارا ہیں۔ بیٹھے سے سکون جہاں تھا گاؤں ایک پاس کے آباد فیصل ساتھ کے بچوں اپنے جی تایا میرے سے لاہور مہمان خاندانوں کے دوستوں کے گاؤں اور خاندان اپنے وہ تھے رہتے بھائی کزن کے اباجان میرے اور ہوتے مرد سب میں مارکی بڑی بہت میں صحن اور تے آ لے تشریف گھر ہمارے سمیت ہے ہوا سویا کہاں کون کہ تھا ہوتا نہیں علم کچھ ہمیں ہوتیں۔ میں کمروں ساتھ ہمارے عورتیں اکثر تھے جاتے سو گئی مل جگہ بہت تھوڑی کہیں جہاں ہمیں قبضہ کا مہمانوں پر گھر سارے

میری اور میری بہنوں کی جلسہ سالانہ میں ڈیوٹیاں ہوتی تھی گھر آ کر اپنی امی کے ساتھ بھی
ہاتھ بٹانا ہوتا تھا- کھانا بے شک لنگر سے آتا لیکن میری امی جان تھوڑا بہت گھر میں بھی
بناتی تھیں اور ایک دعوت سارے مہمانوں کی ضروری ہوتی تھی- ہمارے گھر اسٹور روم میں
ایک پڑولی تھی جس میں ایک سال کی گندم اسٹور کر لی جاتی تھی اُس کا چھوٹا سا دروازہ
بھی تھا جلسے کے دنوں میں اُس میں مونگ پھلی، چلغوزے، انڈے، ریوڑیاں اور مٹھائی وغیرہ
اسٹور کی جاتی- کینو مالٹوں کے پورے پورے کریٹ لئے جاتے تھے تا کہ جلسہ کے مہمانوں
کی خاطر مدارت کی جاسکے- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ بہت ہی یاد گار دن تھے جن کی یادیں بہت انمول
ہیں-

دُنیا بدل گئی اور ہم بھی بدل گئے کہاں سے کہاں آ گئے، شادیاں ہو گئیں بہنیں اور بھائی سب
ربوہ سے دور ہو گئے- میں نے ربوہ کے آخری جلسہ میں دو چھوٹے بچوں اور سامی صاحب
کے ساتھ لندن سے جا کرشمولیت کی اور یادوں کو تازہ کیا-

پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہمارے پیارے خلیفۃ المسیح الرابع ؒ خود ہی لندن تشریف لے آئے اور لندن میں
جلسے شروع ہو گئے- خوش قسمت اسلام آ باد ٹلفورڈ جگمگا اُٹھا،خیمے لگے زمین پر دریاں
بچھیں، بارشیں ہوئیں پیارے حضور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تقریریں ہوئیں، یہاں بھی وہ نظارے
دیکھے کہ شدید بارش میں خیمے لگے ہیں بارش اُن خیموں کا لحاظ کئے بغیر اندر بیٹھنے
والوں کو بھگوتی رہتی- یہ بھی ہؤا کہ کڑکتی بجلی میں تھوڑی دیر کے لئے ساؤنڈ سسٹم رُکا
لیکن فوراً ہی بحال ہو گیا اور تقریر میں وہی جوش اور جذبہ قائم رہا- اندر بچھے قالین پانی
سے تر نماز پڑھتے ہوئے ماتھے اور گھٹنے مٹی سے بھر پور بارش کا مزا دلا رہے ہوتے-
کس کس بات کا ذکر کروں میرے اباجان جلسہ سے ایک ماہ پہلے اسٹور کی ڈیوٹی کے لئے
چلے جاتے اور دس بارہ دن کے بعد واپس گھر آتے- اتنے عرصہ میں میری اُ می جان اباجان
کے لئے گھر سے کھانا بنا کر بھجواتیں (ابا جان شوگر کے مریض تھے اس لئے وہ اپنے گھر
کا کھانا کھاتے) یا اباجان وہاں خود اپنا کھانا بناتے مگر اپنا راشن خود گھر سےلے کر جاتے
کہتے لنگر کا کھانا مہمانوں کا حق ہے- جلسے کے دنوں میں اباجان کو ایک خیمہ مل جاتا
جہاں کچھ دن پہلے میری اُمی جان بھی چلی جاتیں اور ہم سب فیملی والے اُن کے مہمان ہوتے
اور دوست احباب ملنے والوں کی میری امی جان خدمت میں مصروف رہتیں وہاں بھی گھر
سے تمام ڈرائی فروٹ کھانے پینے کا پورا سٹور مہمانوں کی خدمت کے لئے ساتھ لے کر آتیں-
میرے اباجان دوست احباب کو پکڑ پکڑ لاتے اور خدمت کرتے- جلسہ کے بعد مہمانوں کو لندن
کی سیر کرواتے کوٹ کی دونوں جیبوں میں بادام پستہ وغیرہ ڈال لیتے مہمانوں کی خدمت کرنا
ہی اُن کے سکون کا باعث ہوتا اور یہ میرے اباجان کی خوشی کے دن ہوتے ان کے چہرے پر
ایک شفیق سی مسکراہٹ رہتی- اس کی کیفیت کیسے لکھ سکتی ہوں-

کی صاحب سامی ہیں۔ یادیں بہت ہے ممکن غیر آئیں نہ یاد صاحب سامی اور ہو ذکر کا جلسے ہوتی ڈیوٹی کی اسٹیج میں گاہ جلسہ ساتھ کے راشدصاحب المجیب عطاء محترم ن لند مسجد امام کہہ یہ صرف گی لکھوں نہیں زیادہ متعلق کے اُن تھے۔ معاون کے اُن صاحب سامی اور تھی دور بہت میں دنوں اُن باد آ اسلام ،تھے نکلتے سے گاہ جلسہ ہم پر آخر سے سب کہ ہوں سکتی کے تھکن کی دن سارے کی صاحب سامی ہوتا اندھیرا بہت آتے واپس ہم جب کو رات تھا لگتا بہت راستے سب یہ تو اب) تھا رہتا لگتا ڈر بہت ساتھ کے بچوں سے ڈرائیونگ کی رات بعد آگے سے سب لئے کے بنانے جگہ اپنی ہوئے جاتے لئے کے صبح میں اور (ہیں گئے ہو آسان ہوتے پہلے سے سب ہی ہم کو صبح اکثر اور تھی نکلتی کر بچھا چادر اپنی پاس کے اسٹیج میں خیمہ کے جان اُمی اپنی تک ہونے شروع جلسہ ہم ہوتی رہی کر انتظار ہمارا چادر ہماری ہے میں دنیا تھا۔ آتا مزا بہت سنتے داستانیں کی مہمانوں والے ملنے سے می اُ اپنی اور بیٹھتے سکتا۔ ہو نہیں گز ہر نہیں ہوں۔ مزے اتنے جہاں ماحول یا جگہ ایسی کوئی

ہمارے سے جب بلکہ چھوڑا نہیں جلسہ کبھی نے میں بھی بعد کے وفات کی صاحب سامی ہی اکیلے اکثر نے میں ہوئی سہولت کی ٹرینوں اور ہیں ہوئے شروع میں المہدی حدیقۃ جلسے چاق ہمارے پر واپسی میں بسوں تک گاہ جلسہ بعد کے ٹرین کیا سفر پر ٹرین لئے کے جلسے کو بچوں اور کھانا کا لنگر بھی جو اور یا بریانی قیمہ ہوا۔ کیا پیک کو لوگوں خدام وچوبند کر نہیں بیان کہ لگتے اچھے اتنے ہوئے کرتے رخصت ہوئے کہتے حافظ خدا کر دے ٹافیاں احمدی ہی اپنے میں ٹرین وہ دعائیں وہ جذبہ وہ تھیں نکلتی دعائیں لئے کے اُن سے دل سکتی ہے۔ مایہ سر کا یادوں میری سب یہ تبصرے پر جلسے اور سفر ساتھ کے مسافروں

بات ہیں دیکھے اور سُنے جلسے پر وی ٹی ہی کر بیٹھ گھر نے میں سے سالوں دوتین اب اور نامہ دعوت کو لوگوں میں تعداد محدود بہت سے وجہ کی کووڈ جو کی جلسے اس ہوں کرتی حصہ اُس کے عمر بھی ویسے تو میں تھیں بھی پابندیاں ساری بہت اور تھا گیا بلایا کر دے گھر اپنے جلسہ یہ نے میں سو چاہئے۔ سُننا اور دیکھنا ہی کر بیٹھ گھر کو جس ہوں جاتی آ میں سُنا۔ اور دیکھا ہی کر بیٹھ

پچھلے تو ایک تھا مختلف کافی لیے میرے جلسہ کا 2021ء کہ ہوں سکتی کہہ یہ میں ہاں جی ساتھ کے بچوں اپنے بہو میری دوسرے تھا۔ انتظار سے تابی بے اب تھا ہوسکا نہیں جلسہ سال حدیقہ ہی پہلے سے وجہ کی ڈیوٹی عکاشہ بیٹا میرا اور ،تھی ہوئی گئی گھر کے والدین اپنے بلکہ کر بیٹھ صرف نہ دیکھا کر بیٹھ گھر میں اکیلے جلسہ یہ نے میں سو تھا۔ جاتا چلا المہدی لئے اس تھی اکیلی لیا سُن کر بیٹھ میں بیڈ تو گئی تھک بہت اور پر کرسی کبھی پر سوفے کبھی صاحب سامی پر اسٹیج رہی چلتی کر لے ساتھ کو یادوں پُرانی ساری کہ آیا بہت مزا کا بات اس بچھا چادر کو رات جہاں ،رہی گھومتی میں تلاش کی خیموں لگے کے والدین اپنے ،ڈھونڈا کو ساتھ کے بچوں پر سڑک سونی کو رات اندھیری وہ کبھی ،رہی کرتی تلاش جگہ وہ تھی آتی کر

جہاں غرض رہی کرتی پیچھا کا کار ہوئی دوڑتی پر A3 ئی ہو کرتی ڈرائیو کی صاحب سامی جو دیکھے نظارے وہ پر اے ٹی ایم ،سنیں نظمیں ،سنے خطاب کے نور پُر حضور نے میں پُر کو جوانوں بہادر اپنے کو کاروں ہوئی پھنسی میں کیچڑ تھی رہی دکھا آنکھ کی کیمرے wellington ہوئے بھیگتے میں بارش ہوئے لگاتے دھکا کے کر بلند صدا کی اَکْبَرْ اَللّٰہُ جوش کام سے مردی جواں میں حالات مشکل بھی کو اللہ اماء لجنہ ممبرات ہوئے پہنے shoes دے مزا ہی میں اکیلے سب وہ ہیں ہوتے جذبات جو سے باتوں سب ن اِ ،دیکھا ہوئے کرتے بلک اور تھا جلسہ میرا اور تھی میں صرف اب ہے پڑتا کرنا ضبط تو ہو پاس کوئی ہیں سکتے رات کھایا ہی کا لنگر نے میں کھانا دن دو ہاں تھے۔۔ جلسے تمام میرے اور یادیں میری بلک تھا۔ تا آ کر لے تبرک لئے میرے عکاشہ بیٹا میرا کو

!جلسہ گار یاد ء2021 جلسہ ،جلسہ میرا دار مزے نا ہے